بسم الله الرحمٰن الرحيم

فاتحة المجلد الثالث

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَ فِی کُلِّ زَمَانٍ بَقَایَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ یَدْعُوْنَ مَنْ ضَلَّ اِلَی الْهُدٰی وَیَنْهَوْنَهٗ عَنِ الرَّدٰی یُحْیُوْنَ بِکِتَابِ اللّٰهِ الْمَوْتٰی وَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْجَهَالَةِ وَالرَّدٰی، فَکَمْ مِّنْ قَتِیْلٍ لِاِبْلِیْسَ قَدْ اَحْیَوْهُ وَکَمْ مِّنْ ضَالٍّ تَائِهٍ قَدْ هَدَوْهُ فَمَا اَحْسَنَ آثَارَهُمْ عَلَی النَّاسِ۔ یَنْفُوْنَ عَنْ دِیْنِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَاْوِیْلَ الضَّالِّیْنَ۔ اَلَّذِیْنَ عَقَدُوْا اَلْوِیَةَ الْبِدَعِ وَاَطْلَقُوْا عِنَانَ الْفِتْنَةِ یَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ وَفِی اللّٰهِ تَعَالَی اللّٰهُ عَمَّا یَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ــــ وَیَقُوْلُوْنَ فِی کِتَابِهٖ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ کُلِّ فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ ۝ وصلی الله علی محمد۔

یہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مکتوب گرامی کا خطبہ ہے جو آپ نے حافظ مسدد بن مسرہدؒ البصری (ف ۲۲۸ھ) کے نام لکھا تھا[1] جس میں حافظ مسددؒ کے استفسار پر اہل حدیث کے عقائد ذکر فرمائے ہیں۔

چند لفظوں کے اختلاف کے ساتھ یہی خطبہ آپ کی کتاب الرد علی الجہمیہ کا فاتحۃ الکلام ہے[2] اس خطبے سے حضرت امامؒ کے شغف کی وجہ غالباً یہ ہے کہ الفاظ کی کمی بیشی سے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ سے مروی ہے[5]۔

---

[1] وفی المروی عن عمرؓ الحمد لله الذی امتن علی العباد بان یجعل فی کل زمان الخ (البدع والنهی عنها[5]) [2] کتاب الرد علی الجهمیة میں الجاهلین ہے [3] طبقات الحنابلہ لابن ابی یعلی ص۳۴۲ [4] دیکھئے کتاب الرد علی الجهمیة مطبوعہ اواخر تفسیر جامع البیان ص۳ طبع فاروقی دهلی۔ [5] کتاب البدع والنهی عنها للامام الحافظ محمد بن وضاح المتوفی ۲۸۶ھ طبع شام

دحیق کی جلد ثالث کا افتتاح اس مبارک خطبے سے اس لیے کیا جا رہا ہے کہ یہ اس کے مسلک اور پالیسی کا مظہر ہے۔

اس خطبے میں فرمایا گیا ہے کہ حاملین علوم شرعیہ نے نہ صرف اسلام کو اسی شکل میں پیش کیا جس میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے اس پر عمل کر کے دکھایا بلکہ اس کو ہر اس چیز سے بچا کر رکھا جس سے اس کا صاف و شفاف آئینہ غبار آلود ہوتا تھا۔ اس پاکباز جماعت نے اسلام کو محرفانہ غلو۔ باطل قانون سازی اور غفلت وجہالت پر مبنی اعراض و بے عملی سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

دراصل یہ مضمون مندرجہ ذیل حدیث سے ماخوذ ہے۔عن ابراهيم بن عبد الرحمٰن العذري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رواه البيهقي في كتاب المدخل مرسلاً[1]

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے اس حدیث کی تشریح یوں فرمائی ہے۔

تحريف الغالين وهو اشارة الى التشدد والتعمق وانتحال المبطلين وهو اشارة الى الاستحسان وخلط ملة بملة وتاويل الجاهلين وهو اشارة الى التهاون وترك المامور به (حجة الله ص۱۰ جلد۱)

"یعنی غالیوں کی تحریف (دین) ہے۔ ناجائز سختی جھیلنا، اپنے اوپر اپنی پیدا کردہ جکڑ بندیاں عائد کر لینا۔ مسائل میں بلا وجہ کرید نا وغیرہ" ——— اس کی مثال میں قبر پرستوں، آبا و مشائخ کے جامد مقلدوں، جاہل صوفیوں۔ اور پیشہ ور پیروں کے کردار کو پیش کیا جا سکتا ہے ——— "اور باطل پرستوں کا انتحال یہ ہے کہ مصلحت پسندی پر اسلام کا خول چڑھا کر اور غیر اسلامی عقائد و اعمال کی آمیزش کر کے اسلام کو ملغوبہ بنا دیا جائے"[2] ——— جس طرح "ادارہ ثقافت" لاہور کے دانش ور وقتی مصالح (استحسان) پر قرآن و حدیث کے نصوص صریحہ تک کو قربان کر دینے کے درپے ہیں، نیز پرویز صاحب

---

[1] مشکوٰۃ شریف کتاب العلم فصل ۲ اصابہ ص۱۲ جلد ۱۔ لسان المیزان ص۷۷ جلد ۱۔ فتح المغیث ص۱۲۵

[2] بمعنی غلط انتساب

جیسے جرنلسٹ اشتراکیت (یعنی عہدِ حاضر کی مزدکیت) کے مالی نظام کو "قرآنی نظامِ ربوبیت" کے عنوان سے عوام کے حلقوں میں اتارنے کی کوششوں میں مصروف ہیں ۔ اور جاہلوں کی تاویل ہے "شریعت کی اہمیت گرانا، اوامر الٰہیہ کا ترک اور بے راہ روزندگی میں سرمستی" ۔ اسے سمجھنے کے لیے ہمارے اوپر مسلط گروہ کی بیان بازیاں اور طرزِ زندگی پھر ان کی دیکھا دیکھی عام معاشرے کی حالت ہمارے سامنے ہے ۔

یہ تین قسم کی اعتقادی اور عملی بنیادی گمراہیاں مسلمانوں کے اندر ایسی ہیں جن کے پیدا ہونے سے اسلامی طاقت کا انحطاط شروع ہوا جو اب تک روبہ ترقی ہے ۔ اور معلوم نہیں کب تک رہے! عقلیت پرستوں اور تقاضا ہائے وقت کے نبض شناسوں کو اس کا علاج سوچتے اور کرتے صدیاں گزر گئیں ۔ مگر اب تک ناکامی ہی پلے پڑی ہے اور جب تک سوچنے کا یہی ڈھنگ رہا مسلمانوں کا حال بد سے بدتر ہوتا چلا جائے گا، تا آنکہ کتاب و سنت کے ظواہر نصوص اور سلف امت (قرونِ ثلاثہ اولیٰ) کے سانچے میں مسلمانوں کے عقائد اور ہر قسم کی متعلقہ عبادات، سیاسیات، معاشیات، عادات وغیرہ اعمال کو نہ ڈھالا جائے۔ اسی طرف حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے۔

لن یصلح اخر ھذہ الامۃ الا بما صلح بہ اوّلھا	یعنی جس طریق سے قرنِ اول میں اصلاح ہوئی وہی طریقہ بعد میں آنیوالوں کی اصلاح کا ہے

یہی دعوت جماعت اہلِ حدیث کی دعوت ہے جس کو شاہ ولی اللہ صاحب نے ان الفاظ میں ادا فرمایا ہے۔

الفرقۃ الناجیۃ ھم الاٰخذون فی العقیدۃ والعمل جمیعا بما ظھر من الکتاب والسنۃ و جری علیہ جمھور الصحابۃ والتابعین[۱]	یعنی نجات یافتہ وہی جماعت ہے جو ظاہر قرآن و حدیث اور مسلک جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین کے مطابق اپنے عقائد اور اعمال رکھتی ہے۔

(باقی بر صفحہ ۶۵)

[۱] لفظی معنی۔ الفاظ کو غلط معنی پہنانا [۲] حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۷۱ جلد ۱۔